خطبہ جمعہ

بعنوان

اختلاف کے اسباب ، نقصانات اور حل

سلسلة منبر الحكمة

239

بتاریخ: 26 فروری 2021

بمطابق: ۱۳ رجب المرجب ۱٤٤۲ ھج

بہ اہتمام

الحکمۃ انٹرنیشنل

5D1 ٹاؤن شپ، مادرِ ملت روڈ، نزد پائپ سٹاپ، لاہور

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اھم نکات

①......اتحاد واتفاق کی اہمیت وبرکت

②...... اختلاف کے حدود وآداب

③......اختلاف کی بنیاد

④......اختلاف وانتشار کے اسباب

⑤......اختلاف وانتشار کے نقصانات

⑥......اختلاف سے بچنے اور اتحاد قائم رکھنے کی دعائیں

اَلْـحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ أَرْسَلَ رَسُوْلَہٗ بِالْھُدیٰ وَدِیْنِ الْحَقّ، لِیُظْھِرَہٗ عَلَی الدِّیْنِ کُلِّہٖ وکفٰی بِاللّٰہِ شَھِیْـدًا، وأشْھَـدُ أن لَا إلٰـہَ إلّا اللہُ وَحْدَہ لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَأشْھَدُ أنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلَہٗ صَلّٰی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ تَسْلِیْمًا ؛ أمّا بَعْدُ!

﴿وَاَطِیْـعُـوا اللّٰہَ وَ رَسُوْلَہٗ وَ لَا تَنَازَعُوْا فَتَفْشَلُوْا وَ تَذْھَبَ رِیْحُکُمْ وَ اصْبِرُوْا اِنَّ اللّٰہَ مَعَ الصّٰبِرِیْنَ﴾ [الانفال:46]

﴿یٰٓاَیُّھَـا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اَطِیْعُوا اللّٰہَ وَ اَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ وَ اُولِی الْاَمْرِ مِنْکُمْ فَاِنْ تَنَازَعْتُمْ فِیْ شَیْءٍ فَرُدُّوْہُ اِلَی اللّٰہِ وَ الرَّسُوْلِ اِنْ کُنْتُمْ تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰہِ وَ الْیَوْمِ الْاٰخِرِ ذٰلِکَ خَیْرٌ وَّ اَحْسَنُ تَاْوِیْلًا﴾ [الانبیاء:35]

﴿وَ اعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللّٰہِ جَمِیْعًا وَّ لَا تَفَرَّقُوْا﴾

[اٰل عمران:103]

تمهيد

عقل وفہم کے اختلاف کی وجہ سے رائے اور سوچ وفکر کا مختلف ہونا قدرتی امر ہے۔ جس طرح کہ زبان، رنگ، نسل اور شکل وصورت کا مختلف ہونا فطری امر ہے۔ اختلاف اللہ کی نشانیوں میں سے ایک ہے۔ اسلاف امت کے درمیان جو اختلاف واقع ہوا وہ اس قدرتی مظہر کا حصہ ہے۔ اگر اختلاف اپنی مقررہ حدود سے تجاوز نہ کرے بلکہ آداب وقواعد کا پابند رہے تو یہ مثبت اور فائدہ مند ہے۔

اسی طرح انسانی طبائع کا اختلاف فطری امر ہے، ہر انسان سے الفت ومحبت اور بے تکلفی ضروری نہیں، بلکہ اصل

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

مقصود منافرت، بغض وعناد اور لڑائی جھگڑے سے بچنا اور باہمی اخوت واتحاد کو قائم رکھنا ہے۔

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں نے سنا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

((الأَرْوَاحُ جُنُودٌ مُجَنَّدَةٌ فَمَا تَعَارَفَ مِنْهَا ائْتَلَفَ، وَمَا تَنَاكَرَ مِنْهَا اخْتَلَفَ))

''تمام روحیں ایک مجتمع لشکر کی مانند تھیں۔ پھر جس نے ایک دوسرے کو پہچانا وہ دنیا میں ایک دوسرے سے محبت کرتی ہیں، اور جس روح نے وہاں (عالمِ ارواح) میں ایک دوسرے سے پہچان نہ کی، وہ یہاں دنیا میں بھی ایک دوسرے سے بیگانہ رہتی ہیں۔''

صحیح البخاری:3336

☆...... باہمی اختلاف، انتشار اور جھگڑے کی صورت اُس وقت اختیار کرتا ہے جب لوگ کتاب وسنت کی اتباع اور دلیل کو ترک کر کے خواہش پرستی، من مانی، حرص وطمع اور فرقہ پرستی کا شکار ہوتے ہیں۔ کیونکہ فریقین میں سے کسی ایک طرف بھی اخلاص کی کمی یا فقدان کی صورت میں کبھی اتفاق نہیں ہوسکتا، خواہ جس قدر بھی کوشش کر لی جائے۔ جب دونوں فریق کی جانب سے اخلاص کے ساتھ کوشش ہو تو اتفاق کی راہ ہموار ہوتی ہے۔

اتحاد واتفاق کی اہمیت وبرکت

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین، ائمہ مجتہدین وسلف صالحین رحمہم اللہ علیہم کے درمیان فروعی واجتہادی مسائل میں اختلاف شرعی دلیل کی بناء پر تھا، ضد وتعصب، حسد اور نفرت کی بنیاد پر نہیں تھا، اس اختلاف کے باوجود وہ ایک دوسرے پر باطل پرست ہونے کا فتوی صادر نہیں کرتے تھے، بلکہ آپس میں ایک دوسرے کے اجتہادات کا احترام کرتے اور باہمی محبت وعقیدت کا رشتہ قائم رکھتے، باہمی آداب ومراتب کا خیال رکھتے اور کسی کی کسر شان کا ارتکاب نہ کرتے تھے۔

①......اختلاف سے بچنے کی سیرت طیبہ سے مثال:

فتح مکہ کے موقع پر رسول اللہ ﷺ نے بیت اللہ کو ابراہیمی بنیادوں پر تعمیر کرنے کی خواہش کا اظہار کیا، مگر اپنی قوم کے اختلاف میں پڑ جانے کے اندیشہ سے خانہ کعبہ کی نئی تعمیر کرنے سے رک گئے۔

رسول اللہ ﷺ نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کو فرمایا:

((يَا عَائِشَةُ، لَوْلاَ أَنَّ قَوْمَكِ حَدِيثُ عَهْدٍ بِجَاهِلِيَّةٍ لَأَمَرْتُ بِالْبَيْتِ، فَهُدِمَ، فَأَدْخَلْتُ فِيهِ مَا أُخْرِجَ مِنْهُ، وَأَلْزَقْتُهُ بِالأَرْضِ، وَجَعَلْتُ لَهُ بَابَيْنِ، بَابًا شَرْقِيًّا، وَبَابًا غَرْبِيًّا، فَبَلَغْتُ بِهِ أَسَاسَ إِبْرَاهِيمَ))

''اے عائشہ اگر تیری قوم کا زمانہ جاہلیت ابھی تازہ نہ ہوتا تو میں کعبہ کو منہدم کر کے جو حصہ اس سے خارج کر

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

دیا گیا ہے، اس کو پھر اس میں شامل کر دیتا اور اس کا دروازہ زمین سے متصل کر دیتا، نیز اس میں ایک شرقی اور ایک غربی دو دروازے بنا دیتا''

صحیح البخاری: 1586

②......آپس کا اتحاد واتفاق، نعمتِ الٰہی:

مسلمانوں کے درمیان محبت والفت بھی توفیقِ الٰہی کے بغیر ممکن نہیں، کہ انسان اپنی مادی قوت لگا کر بھی باہمی الفت ومحبت پیدا نہیں کرسکتا، اللہ تعالیٰ نے دین اسلام اور اپنی خاص رحمت سے مسلمانوں کے دلوں کو جوڑ دیا ہے۔

☆......قرآن مجید نے آپس کے اتحاد واتفاق اور باہمی الفت ومحبت کو اللہ تعالیٰ کی بہت بڑی نعمت قرار دیا ہے۔

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿وَاَلَّفَ بَيْنَ قُلُوْبِهِمْ لَوْ اَنْفَقْتَ مَا فِى الْاَرْضِ جَمِيْعًا مَّآ اَلَّفْتَ بَيْنَ قُلُوْبِهِمْ وَ لٰكِنَّ اللّٰهَ اَلَّفَ بَيْنَهُمْ اِنَّهٗ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ﴾ [الانفال:63]

''اور ان کے دلوں کے درمیان الفت ڈال دی، اگر تو زمین میں جو کچھ ہے سب خرچ کر دیتا ان کے دلوں کے درمیان الفت نہ ڈالتا اور لیکن اللہ نے ان کے درمیان الفت ڈال دی۔ بیشک وہ سب پر غالب، کمال حکمت والا ہے۔''

③......باہم اتحاد ومؤدت کیسے پیدا ہوتی ہے؟

اتفاق کا لفظ بولنے، اس پر مضمون لکھنے اور اس کے فضائل بیان کرنے سے اتحاد قائم نہیں ہوتا بلکہ اس کی بنیاد ایمان ہے، کیونکہ اہل ایمان کی باہمی محبت صرف اللہ تعالیٰ کی رضا اور تقربِ الٰہی کی نیت سے ہوتی ہے۔

اہل ایمان اور نیک اعمال کرنے والوں کے دلوں کو الفت ومحبت سے اللہ تعالیٰ بھر دیتا ہے اور ان کے درمیان ایمانی محبت پیدا کر دیتا ہے، یہ اللہ تعالیٰ کا سچا وعدہ ہے۔

﴿اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ سَيَجْعَلُ لَهُمُ الرَّحْمٰنُ وُدًّا﴾ [مریم:96]

''بیشک وہ لوگ جو ایمان لائے اور انھوں نے نیک عمل کیے عنقریب ان کے لیے رحمان محبت پیدا کر دے گا۔''

اختلاف کے حدود وآداب

اتحاد واتفاق، باہمی الفت ومحبت بذاتِ خود مقصود نہیں بلکہ اس سے اللہ تعالیٰ کی رضامندی مطلوب ہے۔ انفرادی اور اجتماعی سطح پر اختلاف کے باوجود ایک دوسرے کے مقام ومرتبہ کا خیال کرنا اور آداب کو بجالانا ضروری ہے۔

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

ذیل میں چند آداب اختلاف کو نقل کیا جاتا ہے۔

①......اخلاصِ نیت اور حق کا طالب ہونا:

بحث وتحقیق اور علمی وعملی میدان میں نصب العین یہ ہونا چاہیے کہ کتاب وسنت کے قریب تر مسئلہ کے مطابق عمل کرنا اور حق کو تلاش کرنا ہے۔

فریق مخالف کی عبارتوں میں بھی حق اور درست کو لینا اور باقی کو ترک کر دینا، حسن ظن رکھنا اور حتی الامکان باہمی نزاع سے بچنا اور مسلک کے فروعی مسائل کو ہوا دینے سے گریز کرنا چاہیے۔

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿وَالَّذِيْنَ جَاهَدُوا فِينَا لَنَهْدِيَنَّهُمْ سُبُلَنَا وَإِنَّ اللّٰهَ لَمَعَ الْمُحْسِنِينَ﴾ [العنکبوت:69]

''اور وہ لوگ جنھوں نے ہمارے بارے میں پوری کوشش کی ہم ضرور ہی انھیں اپنے راستے دکھادیں گے اور بلاشبہ اللہ یقیناً نیکی کرنے والوں کے ساتھ ہے۔''

②......اختلاف کی صورت میں قولِ فیصل اللہ تعالیٰ اور اُس کے رسول ﷺ ہیں:

مسلکی منافرت کے خاتمہ کے لیے ضروری ہے کہ اختلافی مسائل پر مباحثہ اور قیل وقال نہ کی جائے۔ ایک دوسرے پر بدعتی، مشرک اور کافر ہونے کے فتوے صادر نہ کیے جائیں۔ دین کا سچا طالب علم کبھی بحث ومباحثہ میں نہیں پڑتا، بلکہ اختلاف کی صورت میں اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ ﷺ کی بات کو حرف فیصل سمجھتا اور اس کے آگے سر تسلیم خم کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿فَاِنْ تَنَازَعْتُمْ فِیْ شَیْءٍ فَرُدُّوْهُ اِلَی اللّٰهِ وَ الرَّسُوْلِ اِنْ كُنْتُمْ تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَ الْيَوْمِ الْاٰخِرِ ذٰلِكَ خَيْرٌ وَّ اَحْسَنُ تَاْوِيْلًا﴾ [النساء:59]

''پھر اگر تم کسی چیز میں جھگڑ پڑو تو اسے اللہ اور رسول کی طرف لوٹاؤ، اگر تم اللہ اور یوم آخر پر ایمان رکھتے ہو، یہ بہتر ہے اور انجام کے لحاظ سے زیادہ اچھا ہے۔''

......بنیادی چیز جسے کسوٹی کہا جا سکتا ہے وہ اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے ارشادات اور ہدایت ربانی ہے۔ اس کسوٹی کے مطابق جو کچھ ہے وہ قابل قبول اور جو اس کے خلاف ہے وہ قابل تردید ہے۔

......کتاب وسنت کی اطاعت واتباع میں اگر مسلمان مختلف الرائے ہوں اور کسی ایک دلیل کو سمجھنے یا کتاب وسنت کے کسی حکم کا تعین کرنے میں اختلاف ہو جائے یا دو نقطہ ہائے نظر قائم ہوں تو ان دونوں میں سے جو کتاب وسنت کے زیادہ قریب تر یا مصالح اور مقاصد شریعت کے مطابق ہوں تو اُسے لیا جائے گا۔

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

......اختلافی مسائل میں ہرفریق کے پاس دلائل شرعیہ ہوتے ہیں، اگرچہ ان دلائل کی قوت وضعف میں فرق ہوتا ہے، بس اس کے لیے چاہئے کہ تحقیق سے کام لیا جائے۔ دوسرے فریق کے ساتھ بغض وکینہ نہ رکھا جائے، نہ نفرت و تحقیر کی نگاہ سے دیکھا جائے اور نہ ہی تذلیل کی جائے۔

......فروعی اختلافی مسائل میں غلو اور شدت پسندی کے رویہ سے بچیں اور نرمی سے کام لیں، مسلکی منافرت کے خاتمہ کے لیے اس بات کا خیال رکھا جائے کہ کون سی بات کس نے کرنی ہے اور کس کی بات زیادہ اثر پذیر ہے۔

......علماء کرام کو چاہیے کہ علمی اختلاف کو عوامی سطح پر اچھالنے کی بجائے اہل علم تک محدود رکھیں۔ غیبت وحسد سے بچیں، تعصب اور عداوت سے گریز کریں۔

③......فقہی اختلافی مسائل کو برسر منبر ومحراب بیان نہ کرنا:

اہل علم کو چاہے کہ وہ عوام الناس، کم علم وعقل اور بچوں کے سامنے ایسے مسائل نہ بیان کریں جن سے فتنہ کا اندیشہ ہو، اسی طرح ایسے مسائل بھی ذکر نہیں کرنے چاہیے جنھیں عوام کے لیے سمجھنا مشکل ہو۔ تکلیف دہ جملوں، حقارت آمیز اشاروں اور ذومعنیٰ باتوں کو بیان کرنے سے بھی پرہیز کرنا چاہیے۔

اختلاف کی بنیاد

امت کا فرقوں میں مبتلا ہونے کا آغاز:

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین کا مسلک کتاب وسنت کی اتباع تھا۔ سرزمین حجاز اور بالخصوص مدینہ منورہ حدیث وسنت کا مرکز تھا، اس بابرکت شہر کے علماء وفقہاء کا مذہب اتباع کتاب وسنت کے علاوہ کچھ نہ تھا، اسی لیے وہ اتباعِ حدیث کے سرخیل اور امام تھے۔

پھر رفتہ رفتہ عقل پرستی، رائے اور قیاس کی ایسی ہوا چلی کہ امت میں اھل الرائے کا باقاعدہ ایک مکتب فکر سامنے آیا۔ اس مسلک کو کوفہ اور عراق میں خاصی پذیرائی ملی اور بعدازاں یہ سرکاری سرپرستی میں یہ مذہب خوب پھیلا اور پروان پڑھا۔

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((افْتَـرَقَـتِ الْيَهُـودُ عَـلَـى إِحْدَى أَوْ ثِنْتَيْنِ وَسَبْعِينَ فِرْقَةً ، وَتَفَرَّقَتِ النَّصَارَى عَلَى إِحْدَى أَوْ ثِنْتَيْنِ وَسَبْعِينَ فِرْقَةً ، وَتَفْتَرِقُ أُمَّتِي عَلَى ثَلاثٍ وَسَبْعِينَ فِرْقَةً))

''یہود اکہتر یا بہتر فرقوں میں بٹ گئے، عیسائی بھی اکہتر یا بہتر فرقوں میں بٹ گئے اور میری امت تہتر فرقوں میں بٹ جائے گی۔''

[صحیح] سنن ابو داود:4596

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

اختلاف وانتشار کے اسباب

①......اختلافات کی بنیاد، خواہش نفس:

بسا اوقات اختلاف کا سبب ذاتی مفاد، نفسانی خواہش، نمود ونمائش اور اپنے علم و ہنر کا اظہار ہوتا ہے۔ خود پسندی اور انانیت کے جال میں پھنسنے والا حق سے دور اور باطل کے قریب ہو جاتا ہے۔ ایسے اختلاف کی تمام شکلیں قابل مذمت ہیں۔ ایسا اختلاف راہ حق اور تلاش ہدایت میں بڑی رکاوٹ کا سبب بنتا ہے۔

اختلاف کے نقصانات اور خطرات کو جاننے کے لیے یہی کافی ہے کہ سیدنا ہارون علیہ السلام نے اپنی قوم بنی اسرائیل کو افتراق اور اختلاف سے بچانے کی وجہ سے انہیں زیادہ سختی سے نہ روکا۔ اور اپنی قوم کی بتوں کی پوجا کو وقتی طور پر برداشت کیا اور اپنے بھائی سیدنا موسیٰ علیہ السلام کے واپس آنے کا انتظار کرنے لگے۔

جب سیدنا موسیٰ علیہ السلام کوہ طور سے تورات لے کر واپس آئے اور قوم کو بچھڑے کی عبادت کرتے ہوئے پایا تو انھوں نے اپنے بھائی کو سخت ملامت کی۔

قرآن مجید میں ذکر ہے کہ سیدنا ھارون علیہ السلام نے اپنا عذر پیش کرتے ہوئے کہا:

﴿يَبْنَؤُمَّ لَا تَأْخُذْ بِلِحْيَتِيْ وَ لَا بِرَاْسِيْ اِنِّيْ خَشِيْتُ اَنْ تَقُوْلَ فَرَّقْتَ بَيْنَ بَنِيْٓ اِسْرَآءِ يْلَ وَ لَمْ تَرْقُبْ قَوْلِيْ﴾ [طه:94]

''اے میری ماں کے بیٹے، میری داڑھی مت پکڑ، نہ میرے سر کے بال کھینچ، مجھے اس بات کا ڈر تھا کہ تو آ کر کہے گا کہ تم نے بنی اسرائیل میں پھوٹ ڈال دی اور میری بات کا پاس نہ کیا۔''

②......بدگمانی اور وہم پرستی، اختلاف کا سبب:

اختلاف اور جھگڑے کا ایک بنیادی سبب بدگمانی اور وہم پرستی ہے، اس لیے بدگمانی کی شدید مذمت کی گئی ہے۔

ہر انسان کے متعلق حسنِ ظن رکھا جائے اور اس کے لیے کسی دلیل کی ضرورت نہیں، جب کہ بدگمانی اور عدم اعتماد کے لیے دلیل ضرورت ہوتی ہے۔

قرآن مجید نے اختلاف وانتشار کا باعث بننے والے تمام محرکات مثلاً: چغل خوری، غیبت، بدکلامی، عیب جوئی، عیب گوئی اور باہمی ناچاکی مذمت کرتے ہوئے فرمایا:

﴿يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اجْتَنِبُوْا كَثِيْرًا مِّنَ الظَّنِّ اِنَّ بَعْضَ الظَّنِّ اِثْمٌ وَّلَا تَجَسَّسُوا وَلَا يَغْتَبْ بَعْضُكُمْ بَعْضًا﴾ [الحجرات:12]

''اے لوگو جو ایمان لائے ہو! بہت سے گمان کرنے سے بچو، یقیناً بعض گمان گناہ ہیں اور نہ ہی جاسوسی کرو

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

اور نہ تم میں سے کوئی دوسرے کی غیبت کرے۔''

③......دوسرے کو کم تر اور خود کو برتر جاننا، باہمی کا ذریعہ:

اختلاف کے معاملے میں قابل مذمت صورت یہ ہے کہ اختلاف کو فرقہ بندی اور دشمنی کا ذریعہ بنایا جائے اور اس کی وجہ سے ایک دوسرے کی عزت و آبرو اچھالنے، فریق مخالف کی عیب تلاش کرنے اور بد زبانی پر اتر آنے کی روش اختیار کی جائے۔

دوسرے کو حقیر جاننا اور خود کو برتر تصور کرنا ہی باہمی چپقلش، عداوت، بدگوئی اور الزام تراشی کا ذریعہ ہے۔

جس کے متعلق رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((لَا تَـحَاسَدُوا، وَلَا تَنَاجَشُوا، وَلَا تَبَاغَضُوا، وَلَا تَدَابَرُوا، وَلَا يَبِعْ بَعْضُكُمْ عَلَى بَيْـعِ بَـعْضٍ، وَكُونُوا عِبَادَ اللهِ إِخْوَانًا الْمُسْلِمُ أَخُو الْمُسْلِمِ، لَا يَظْلِمُهُ وَلَا يَخْذُلُهُ، وَلَا يَحْقِرُهُ التَّقْوَى هَاهُنَا))

''تم ایک دوسرے کے ساتھ حسد مت کرو، دھوکے بازی، بغض وعناد اور آپس میں دشمنی مت کرو۔ کوئی تم میں سے دوسرے کے سودے پر سودا نہ کرے اور اللہ کے بندو بھائی بھائی بن جاؤ۔ مسلمان مسلمان کا بھائی ہے، وہ نہ اس پر ظلم کرتا ہے، نہ اس کو ذلیل کرتا ہے، نہ اس کو حقیر جانتا ہے۔ یاد رہے! تقویٰ اور پرہیزگاری یہاں (دل) میں ہے۔''

صحيح مسلم:2564

④......عدم برداشت، اختلاف کا سبب:

اصل مسئلہ مذہبی اختلاف نہیں بلکہ اختلاف ہونے کی صورت میں عدم برداشت کا رویہ ہے، اور اختلاف کی بنیاد پر فرقہ واریت، تعصب، تنگ نظری اور منافرت ہے۔

حالانکہ قرآن مجید میں حق بات کی دعوت کے سلسلے میں بھی نرمی، حکمت عملی اور احسن طریقے کو اختیار کرنے کا حکم ہے۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿اُدْعُ اِلٰـى سَبِيْـلِ رَبِّكَ بِـالْحِكْمَةِ وَ الْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ وَ جَادِلْهُمْ بِالَّتِيْ هِيَ اَحْسَنُ﴾

[النحل:125]

''اپنے رب کے راستے کی طرف حکمت اور اچھی نصیحت کے ساتھ بلاؤ اور ان سے اس طریقے کے ساتھ بحث کرو جو سب سے اچھا ہے۔''

☆......اگر اہل علم اجتہادی مسائل میں غور وفکر کرنے کے بعد کسی مسئلہ میں رائے دینے میں درست فیصلے کو پہنچ

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

جائیں تو ان کے لیے دہرا اجر اور اگر وہ اجتہادی جدوجہد کے بعد بھی درستی کو نہ پاسکیں تو ایک اجر ہے۔

سیدنا عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((إِذَا حَكَمَ الحَاكِمُ فَاجْتَهَدَ ثُمَّ أَصَابَ فَلَهُ أَجْرَانِ ، وَإِذَا حَكَمَ فَاجْتَهَدَ ثُمَّ أَخْطَأَ فَلَهُ أَجْرٌ))

''حاکم اپنے اجتہاد کے ذریعے درست فیصلہ کرے تو اسے دوہرا اجر ہے اور جب فیصلے میں بھول کر غلطی کر جائے تو اس کے لیے ایک اجر ہے۔''

صحیح البخاری:7352

اختلاف وانتشار کے نقصانات

①......اختلاف وانتشار سے باہمی تعلقات اور دین کا نقصان:

سیدنا ابو الدرداء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا میں تمہیں ایسی چیز کے بارے میں نہ بتا وَں جو نماز، روزہ اور صدقہ سے بھی افضل ہے، صحابہ نے عرض کیا: کیوں نہیں؟ ضرور بتائیے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((صَلَاحُ ذَاتِ البَيْنِ ، فَإِنَّ فَسَادَ ذَاتِ البَيْنِ هِيَ الحَالِقَةُ))

''اختلاف کا خاتمہ کر کے صلح کروا دینا، اس لیے کہ آپس کی پھوٹ دین کو مونڈنے والی ہے۔''

☆......مزید لفظ ''حالقه'' کی وضاحت کرتے ہوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((هِيَ الحَالِقَةُ لَا أَقُولُ تَحْلِقُ الشَّعَرَ ، وَلَكِنْ تَحْلِقُ الدِّيْنَ))

''یہی چیز مونڈنے والی ہے، میں یہ نہیں کہتا کہ بال مونڈنے والی ہے، بلکہ دین کو مونڈنے والی ہے۔''

[صحیح] سنن الترمذی:2509

②......باہمی اختلاف وانتشار، عذابِ الٰہی کی شکل ہے:

اللہ تعالیٰ ہر وقت اور ہر حال میں مختلف عذاب میں مبتلا کرنے پر قادر ہے، وہ چاہے تو آگ یا پتھروں کی بارش برسا دے، یا آسمان کو ہی گرا دے، یا کوئی طوفان بھیج دے یا زمین میں دھنسا دے یا لوگوں کو مختلف گروہوں میں بانٹ دے اور وہ آپس میں ایک دوسرے کا قتل کرنے لگیں۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿قُلْ هُوَ الْقَادِرُ عَلَى اَنْ يَّبْعَثَ عَلَيْكُمْ عَذَابًا مِّنْ فَوْقِكُمْ اَوْ مِنْ تَحْتِ اَرْجُلِكُمْ اَوْ يَلْبِسَكُمْ شِيَعًا وَّ يُذِيْقَ بَعْضَكُمْ بَاْسَ بَعْضٍ﴾ [الانعام:65]

''کہہ دو! وہی اس پر قادر ہے کہ تم پر تمہارے اوپر سے عذاب بھیج دے، یا تمہارے پاؤں کے نیچے سے، یا تمہیں مختلف گروہ بنا کر گتھم گتھا کر دے اور تمہارے بعض کو بعض کی لڑائی (کا مزہ) چکھائے۔''

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

☆......سیدنا سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ جا رہے تھے کہ ہمارا گزر مسجد بنی معاویہ کے پاس سے ہوا تو آپ ﷺ مسجد کے اندر تشریف لے گئے اور دو رکعت نماز ادا فرمائی، ہم نے بھی آپ کے ساتھ مل کر نماز ادا کی، پھر آپ نے اپنے رب تعالیٰ سے طویل دعا کی اور پھر فرمایا:

((سَـأَلْتُ رَبِّيْ ثَلاثًا ، فَأَعْطَانِيْ ثِنْتَيْنِ وَمَنَعَنِي وَاحِدَةً ، سَأَلْتُ رَبِّي: أَنْ لَا يُهْلِكَ أُمَّتِيْ بِـالسَّنَةِ فَأَعْطَانِيهَا ، وَسَأَلْتُهُ أَنْ لَا يُهْلِكَ أُمَّتِيْ بِالْغَرَقِ فَأَعْطَانِيهَا ، وَسَأَلْتُهُ أَنْ لَا يَجْعَلَ بَأْسَهُمْ بَيْنَهُمْ فَمَنَعَنِيهَا))

''میں نے اپنے رب سے تین دعائیں کی ہیں: میں نے دعا کی کہ اللہ تعالیٰ میری ساری امت کو غرق کر کے ہلاک نہ کرے، تو اللہ تعالیٰ نے میری اس دعا کو قبول فرما لیا۔ میں نے دعا کی کہ اللہ تعالیٰ میری ساری امت کو قحط میں مبتلا کر کے ہلاک نہ کرے تو اللہ تعالیٰ نے میری اس دعا کو بھی شرف قبولیت سے نوازا۔ اور میں نے اللہ تعالیٰ سے دعا کی کہ میری امت کو آپس میں اختلاف و انتشار میں مبتلا نہ کرے تو اللہ تعالیٰ نے میری اس دعا کو قبول نہیں فرمایا۔''

صحيح مسلم: 2890

③......باہمی اختلاف سے دل سیاہ ہو جاتا ہے:

باہمی اختلاف اور بغض وعناد کا بڑا نقصان یہ ہے کہ دو مسلمانوں کے درمیان عداوت، عدم اعتماد اور ایک دوسرے سے خوف لاحق ہو جاتا ہے۔ دل سے نور چھن جاتا اور تاریکی چھا جاتی ہے، دل زنگ آلود ہو جاتے ہیں۔ جس کے متعلق قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿كَلَّا بَلْ رَانَ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ مَا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ﴾ [المطففين:14]

''بلکہ ان کی بداعمالیوں کی سیاہی ان کے دلوں پر چڑھ گئی ہے۔''

☆......جس کے متعلق حدیث میں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((إِنَّ العَبْدَ إِذَا أَخْطَأَ خَطِيئَةً نُكِتَتْ فِي قَلْبِهِ نُكْتَةٌ سَوْدَاءُ))

''بندہ جب کوئی گناہ کرتا ہے تو اس کے دل میں ایک سیاہ نکتہ پڑ جاتا ہے۔''

[صحيح] سنن الترمذي:3334

☆......پھر گناہ پر آمادگی، جرات اور احساس معصیت بھی ختم ہو جاتا ہے۔ جس کے متعلق اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿كَانُوْا لَا يَتَنَاهَوْنَ عَنْ مُّنْكَرٍ فَعَلُوْهُ﴾ [المائدة:79]

''وہ ایک دوسرے کو کسی برائی سے، جو انھوں نے کی ہوتی، روکتے نہ تھے۔''

④......اکھڑ مزاج ہونا، خیر سے محرومی:

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

☆......ایسے شخص میں کوئی بھلائی نہیں جس سے خیر کی امید اور بہتری کی توقع نہ کی جاتی ہو۔جس شخص میں محبت والفت کا مادہ نہ ہو، جو دوسروں کے لیے خیر خواہی کا جذبہ نہ رکھتا ہو۔لوگ ایسے اکھڑ مزاج شخص سے ملنا جلنا پسند نہیں کرتے۔اس لیے حدیث میں ایسے شخص کی مذمت بیان ہوئی ہے۔

سیدنا سھل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((الْمُؤْمِنُ مَأْلَفَةٌ، وَلَا خَيْرَ فِيمَنْ لَا يَأْلَفُ وَلَا يُؤْلَفُ))

''مؤمن الفت ومحبت کا پیکر ہوتا ہے، اور ایسے شخص میں کوئی بھلائی نہیں جو نہ خود دوسروں سے محبت رکھے اور نہ ہی دوسرے لوگ اس سے محبت کریں۔''

[اسنادہ حسن] مسنداحمد:22840

☆......سیدنا ابوصرمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((مَنْ ضَارَّ ضَارَّ اللَّهُ بِهِ، وَمَنْ شَاقَّ شَقَّ اللَّهُ عَلَيْهِ))

''جو آدمی دوسرے کو نقصان میں ڈالتا ہے اللہ تعالیٰ اس کو نقصان میں ڈالتا ہے، اور جو دوسروں کو مشقت میں ڈالتا ہے اللہ تعالیٰ اِسے مشقت سے دوچار کرتے ہیں۔''

[حسن] سنن الترمذی:1940

اختلاف سے بچنے اور اتحاد قائم رکھنے کی دعائیں

☆......سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کثرت کے ساتھ دعا کیا کرتے تھے:

((رَبَّنَا أَصْلِحْ بَيْنَنَا، وَاهْدِنَا سُبُلَ الْإِسْلَامِ، وَنَجِّنَا مِنَ الظُّلُمَاتِ إِلَى النُّورِ، وَاصْرِفْ عَنَّا الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ، وَبَارِكْ لَنَا فِي أَسْمَاعِنَا وَأَبْصَارِنَا وَقُلُوبِنَا وَأَزْوَاجِنَا وَذُرِّيَّاتِنَا، وَتُبْ عَلَيْنَا إِنَّكَ أَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيمُ، وَاجْعَلْنَا شَاكِرِينَ لِنِعْمَتِكَ، مُثْنِيْنَ بِهَا، قَائِلِيْنَ بِهَا، وَأَتْمِمْهَا عَلَيْنَا))

''اے ہمارے رب! ہمارے معاملات کی اصلاح فرما، اور ہمیں اسلام کی راہوں پر چلا، اور ہمیں اندھیروں سے نور کی طرف نجات عطا فرما، اور ہم سے ظاہری و پوشیدہ ہر قسم کے گناہ اور بے حیائی کو دور فرما۔ اور ہمارے کانوں، آنکھوں، دلوں، بیویوں اور اولاد میں برکت نصیب فرما، ہماری توبہ قبول فرما، بے شک تو بہت زیادہ توبہ قبول کرنے اور رحمت کرنے والا ہے۔ہمیں اپنی نعمت کا شکر ادا کرنے والے بنا، اس نعمت کی بدولت تیری تعریف کرنے والے اور اعتراف کرنے بنا، (نعمت پر خوشی کا اظہار کرنے والے) اور ہم پر اپنی

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

نعمت کو پورا فرما۔''

[صحیح الاسناد] صحیح الادب المفرد، ح: 630

☆......سیدنا عمر رضی اللہ عنہ ایک دعا یوں کیا کرتے تھے:

((اَللّٰھُمَّ تَوَفَّنِیْ مَعَ الْأَبْرَارِ، وَلَا تُخَلِّفْنِیْ فِی الأشْرَارِ، وَأَلْحِقْنِیْ بِالْاَخْیَارِ))

''اے اللہ! مجھے نیک لوگوں کے ساتھ فوت کرنا، اور مجھے برے لوگوں میں مت چھوڑنا اور مجھے نیکوکار لوگوں کے ساتھ شامل فرما۔''

[صحیح الاسناد] صحیح الادب المفرد، ح: 630

☆......ہر قسم کے اختلاف اور فتنے سے بچاؤ کی جامع دعا:

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کثرت سے یہ دعا مانگتے تھے:

اَللّٰھُمَّ إِنِّیْ أَعُوْذُ بِكَ مِنْ جَارِ السُّوْءِ، وَمِنْ زَوْجٍ تُشَیِّبُنِیْ قَبْلَ الْمَشِیْبِ، وَمِنْ وَلَدٍ یَکُوْنُ عَلَیَّ رَبّاً، وَمِنْ مَالٍ یَکُوْنُ عَلَیَّ عَذَاباً، وَمِنْ خَلِیْلٍ مَاکِرٍ عَیْنَهٗ تَرَانِیْ، وَقَلْبُهٗ یَرْعَانِیْ؛ إِنْ رَأیٰ حَسَنَةً دَفَنَهَا، وَإِذَا رَأیٰ سَیِّئَةً أَذَاعَهَا

''اے اللہ! میں تیری پناہ چاہتا ہوں بُرے پڑوسی سے، ایسی بیوی سے جو مجھے بڑھاپے سے پہلے ہی بوڑھا کر دے، اور ایسی اولاد سے جو مجھ پر حکم چلائے، اور ایسے مال سے جو میرے لیے آزمائش کا سبب ہو، اور ایسے چالباز دوست سے کہ جس کی آنکھ دیکھتی ہو اور دل میری نگرانی کرتا ہو، اگر وہ مجھ کوئی اچھائی دیکھے تو چھپا لے اور اگر کوئی برائی دیکھے تو اس کی تشہیر کرتا پھرے۔''

السلسلة الصحیحة، للامام الالبانی: 3137

☆......اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں عباد الرحمٰن کے اوصاف میں یہ خانگی و معاشرتی اتحاد کو قائم رکھنے کی دعا فرمائی ہے:

((رَبَّنَا هَبْ لَنَا مِنْ اَزْوَاجِنَا وَذُرِّیّٰتِنَا قُرَّةَ اَعْیُنٍ وَّاجْعَلْنَا لِلْمُتَّقِیْنَ اِمَامًا)) [الفرقان:74]

''اے ہمارے رب! ہمیں ہماری بیویوں اور اولادوں سے آنکھوں کی ٹھنڈک عطا فرما اور ہمیں پرہیزگاروں کا امام بنا۔''

خطبہ جمعہ

بعنوان

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

اختلاف کے اسباب، نقصانات اور حل

﴿وَاَطِیْعُوا اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ وَ لَا تَنَازَعُوْا فَتَفْشَلُوْا وَ تَذْهَبَ رِیْحُكُمْ وَ اصْبِرُوْا اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الصّٰبِرِیْنَ﴾ [الانفال:46]

تمهید

عقل وفہم کے اختلاف کی وجہ سے رائے اورسوچ وفکر کا مختلف ہونا قدرتی امر ہے۔جس طرح کہ زبان، رنگ، نسل اورشکل وصورت کا مختلف ہونا فطری امر ہے۔اختلاف اللہ کی نشانیوں میں سے ایک ہے۔اسلاف امت کے درمیان جو اختلاف واقع ہوا وہ اس قدرتی مظہر کا حصہ ہے۔اگر اختلاف اپنی مقررہ حدود سے تجاوز نہ کرے بلکہ آداب وقواعد کا پابند رہے تو یہ مثبت اور فائدہ مند ہے۔

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں نے سنا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

((الأَرْوَاحُ جُنُودٌ مُجَنَّدَةٌ فَمَا تَعَارَفَ مِنْهَا ائْتَلَفَ، وَمَا تَنَاكَرَ مِنْهَا اخْتَلَفَ))

صحيح البخاري:3336

①......اختلاف سے بچنے کی سیرت طیبہ سے مثال:

فتح مکہ کے موقع پر رسول اللہ ﷺ نے بیت اللہ کو ابراہیمی بنیادوں پر تعمیر کرنے کی خواہش کا اظہار کیا، مگر اپنی قوم کے اختلاف میں پڑ جانے کے اندیشہ سے خانہ کعبہ کی نئی تعمیر کرنے سے رک گئے۔

رسول اللہ ﷺ نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کو فرمایا:

((يَا عَائِشَةُ، لَوْلاَ أَنَّ قَوْمَكِ حَدِيثُ عَهْدٍ بِجَاهِلِيَّةٍ لَأَمَرْتُ بِالْبَيْتِ، فَهُدِمَ، فَأَدْخَلْتُ فِيهِ مَا أُخْرِجَ مِنْهُ، وَأَلْزَقْتُهُ بِالأَرْضِ، وَجَعَلْتُ لَهُ بَابَيْنِ، بَابًا شَرْقِيًّا، وَبَابًا غَرْبِيًّا، فَبَلَغْتُ بِهِ أَسَاسَ إِبْرَاهِيمَ))

صحيح البخاري: 1586

②......آپس کا اتحاد واتفاق، نعمتِ الٰہی:

مسلمانوں کے درمیان محبت والفت بھی توفیق الٰہی کے بغیر ممکن نہیں، کہ انسان اپنی مادی قوت لگا کر بھی باہمی الفت ومحبت پیدا نہیں کرسکتا، اللہ تعالیٰ نے دین اسلام اور اپنی خاص رحمت سے مسلمانوں کے دلوں کو جوڑ دیا ہے۔

﴿وَاَلَّفَ بَیْنَ قُلُوْبِهِمْ لَوْ اَنْفَقْتَ مَا فِی الْاَرْضِ جَمِیْعًا مَّاۤ اَلَّفْتَ بَیْنَ قُلُوْبِهِمْ وَ لٰكِنَّ

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

اللّٰهَ اَلَّفَ بَيْنَهُمْ اِنَّهٗ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ﴾ [الانفال:63]

③......باہم اتحاد ومؤدت کیسے پیدا ہوتی ہے؟

اتفاق کا لفظ بولنے، اس پر مضمون لکھنے اور اس کے فضائل بیان کرنے سے اتحاد قائم نہیں ہوتا بلکہ اس کی بنیاد ایمان ہے، کیونکہ اہل ایمان کی باہمی محبت صرف اللہ تعالیٰ کی رضا اور تقربِ الٰہی کی نیت سے ہوتی ہے۔

اہل ایمان اور نیک اعمال کرنے والوں کے دلوں کو الفت ومحبت سے اللہ تعالیٰ بھر دیتا ہے اور ان کے درمیان ایمانی محبت پیدا کر دیتا ہے، یہ اللہ تعالیٰ کا سچا وعدہ ہے۔

﴿اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ سَيَجْعَلُ لَهُمُ الرَّحْمٰنُ وُدًّا﴾ [مريم:96]

اختلاف کے حدود وآداب

اتحاد واتفاق، باہمی الفت ومحبت بذات خود مقصود نہیں بلکہ اس سے اللہ تعالیٰ کی رضامندی مطلوب ہے۔ انفرادی اور اجتماعی سطح پر اختلاف کے باوجود ایک دوسرے کے مقام ومرتبہ کا خیال کرنا اور آداب کو بجالانا ضروری ہے۔

ذیل میں چند آداب اختلاف کو نقل کیا جاتا ہے۔

①......اخلاصِ نیت اور حق کا طالب ہونا:

بحث وتحقیق اور علمی وعملی میدان میں نصب العین یہ ہونا چاہیے کہ کتاب وسنت کے قریب تر مسئلہ کے مطابق عمل کرنا اور حق کو تلاش کرنا ہے۔ فریق مخالف کی عبارتوں میں بھی حق اور درست کو لینا اور باقی کو ترک کر دینا، حسن ظن رکھنا اور حتی الامکان باہمی نزاع سے بچنا اور مسلک کے فروعی مسائل کو ہوا دینے سے گریز کرنا چاہیے۔

﴿وَالَّذِيْنَ جَاهَدُوا فِيْنَا لَنَهْدِيَنَّهُمْ سُبُلَنَا وَإِنَّ اللّٰهَ لَمَعَ الْمُحْسِنِيْنَ﴾ [العنكبوت:69]

②......اختلاف کی صورت میں قولِ فیصل اللہ تعالیٰ اور اُس کے رسول ﷺ ہیں:

دین کا سچا طالب علم کبھی بحث ومباحثہ میں نہیں پڑتا، بلکہ اختلاف کی صورت میں اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ ﷺ کی بات کو حرف فیصل سمجھتا اور اس کے آگے سر تسلیم خم کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿فَاِنْ تَنَازَعْتُمْ فِيْ شَيْءٍ فَرُدُّوْهُ اِلَى اللّٰهِ وَ الرَّسُوْلِ اِنْ كُنْتُمْ تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَ الْيَوْمِ الْاٰخِرِ ذٰلِكَ خَيْرٌ وَّ اَحْسَنُ تَاْوِيْلًا﴾ [النساء:59]

......کتاب وسنت کی اطاعت واتباع میں اگر مسلمان مختلف الرائے ہوں اور کسی ایک دلیل کو سمجھنے یا کتاب وسنت کے کسی حکم کا تعین کرنے میں اختلاف ہوجائے یا دو نقطہ ہائے نظر قائم ہوں تو ان دونوں میں سے جو کتاب وسنت کے زیادہ قریب تر یا مصالح اور مقاصد شریعت کے مطابق ہوں تو اُسے لیا جائے گا۔

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

......اختلافی مسائل میں ہر فریق کے پاس دلائل شرعیہ ہوتے ہیں، اگرچہ ان دلائل کی قوت وضعف میں فرق ہوتا ہے، بس اس کے لیے چاہئے کہ تحقیق سے کام لیا جائے۔ دوسرے فریق کے ساتھ بغض وکینہ نہ رکھا جائے، نہ نفرت و تحقیر کی نگاہ سے دیکھا جائے اور نہ ہی تذلیل کی جائے۔

......علماء کرام کو چاہیے کہ علمی اختلاف کو عوامی سطح پر اچھالنے کی بجائے اہل علم تک محدود رکھیں۔ غیبت وحسد سے بچیں، تعصب اور عداوت سے گریز کریں۔

③......فقہی اختلافی مسائل کو برسر منبر ومحراب بیان نہ کرنا:

اہل علم کو چاہے کہ وہ عوام الناس، کم علم وعقل اور بچوں کے سامنے ایسے مسائل نہ بیان کریں جن سے فتنہ کا اندیشہ ہو، اسی طرح ایسے مسائل بھی ذکر نہیں کرنے چاہیے جنھیں عوام کے لیے سمجھنا مشکل ہو۔ تکلیف دہ جملوں، حقارت آمیز اشاروں اور ذومعنیٰ باتوں کو بیان کرنے سے بھی پرہیز کرنا چاہیے۔

اختلاف کی بنیاد

امت کا فرقوں میں مبتلا ہونے کا آغاز:

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین کا مسلک کتاب وسنت کی اتباع تھا۔ سرزمین حجاز اور بالخصوص مدینہ منورہ حدیث وسنت کا مرکز تھا، اس بابرکت شہر کے علماء وفقہاء کا مذہب اتباع کتاب وسنت کے علاوہ کچھ نہ تھا، اسی لیے وہ اتباعِ حدیث کے سرخیل اور امام تھے۔

پھر رفتہ رفتہ عقل پرستی، رائے اور قیاس کی ایسی ہوا چلی کہ امت میں اھل الرائے کا باقاعدہ ایک مکتب فکر سامنے آیا۔ اس مسلک کو کوفہ اور عراق میں خاصی پذیرائی ملی اور بعد ازاں یہ سرکاری سرپرستی میں یہ مذہب خوب پھیلا اور پروان پڑھا۔

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((افْتَرَقَتِ الْيَهُودُ عَلَى إِحْدَى أَوْ ثِنْتَيْنِ وَسَبْعِينَ فِرْقَةً، وَتَفَرَّقَتِ النَّصَارَى عَلَى إِحْدَى أَوْ ثِنْتَيْنِ وَسَبْعِينَ فِرْقَةً، وَتَفْتَرِقُ أُمَّتِي عَلَى ثَلَاثٍ وَسَبْعِينَ فِرْقَةً))

[صحیح] سنن ابو داود:4596

اختلاف وانتشار کے اسباب

①......اختلافات کی بنیاد، خواہش نفس:

اختلاف کے نقصانات اور خطرات کو جاننے کے لیے یہی کافی ہے کہ سیدنا ہارون علیہ السلام نے اپنی قوم بنی اسرائیل کو افتراق اور اختلاف سے بچانے کی وجہ سے انہیں زیادہ سختی سے نہ روکا۔ اور اپنی قوم کی بتوں کی پوجا کو وقتی طور پر

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

براداشت کیا اور اپنے بھائی سیدنا موسیٰ عَلَیہِ السَّلام کے واپس آنے کا انتظار کرنے لگے۔

جب سیدنا موسیٰ عَلَیہِ السَّلام کوہ طور سے تورات لے کر واپس آئے اور قوم کو بچھڑے کی عبادت کرتے ہوئے پایا تو انھوں نے اپنے بھائی کو سخت ملامت کی۔

قرآن مجید میں ذکر ہے کہ سیدنا ھارون عَلَیہِ السَّلام نے اپنا عذر پیش کرتے ہوئے کہا:

﴿يَبْنَؤُمَّ لَا تَأْخُذْ بِلِحْيَتِي وَ لَا بِرَأْسِي إِنِّي خَشِيتُ أَنْ تَقُولَ فَرَّقْتَ بَيْنَ بَنِي إِسْرَآءِيلَ وَ لَمْ تَرْقُبْ قَوْلِي﴾ [طه:94]

②......بدگمانی اور وہم پرستی، اختلاف کا سبب:

ہر انسان کے متعلق حسنِ ظن رکھا جائے اور اس کے لیے کسی دلیل کی ضرورت نہیں، جب کہ بدگمانی اور عدم اعتماد کے لیے دلیل ضرورت ہوتی ہے۔

قرآن مجید نے اختلاف وانتشار کا باعث بننے والے تمام محرکات مثلاً: چغل خوری، غیبت، بدکلامی، عیب جوئی، عیب گوئی اور باہمی ناچاکی مذمت کرتے ہوئے فرمایا:

﴿يَأَيُّهَا الَّذِينَ اٰمَنُوا اجْتَنِبُوا كَثِيرًا مِّنَ الظَّنِّ إِنَّ بَعْضَ الظَّنِّ إِثْمٌ وَلَا تَجَسَّسُوا وَلَا يَغْتَبْ بَعْضُكُمْ بَعْضًا﴾ [الحجرات:12]

③......دوسرے کو کم تر اور خود کو برتر جاننا، باہمی کا ذریعہ:

اختلاف کے معاملے میں قابل مذمت صورت یہ ہے کہ اختلاف کو فرقہ بندی اور دشمنی کا ذریعہ بنایا جائے اور اس کی وجہ سے ایک دوسرے کی عزت وآبرو اچھالنے، فریق مخالف کی عیب تلاش کرنے اور بد زبانی پر اتر آنے کی روش اختیار کی جائے۔ دوسرے کو حقیر جاننا اور خود کو برتر تصور کرنا ہی باہمی چپقلش، عداوت، بدگوئی اور الزام تراشی کا ذریعہ ہے۔ جس کے متعلق رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((لَا تَحَاسَدُوا، وَلَا تَنَاجَشُوا، وَلَا تَبَاغَضُوا، وَلَا تَدَابَرُوا، وَلَا يَبِعْ بَعْضُكُمْ عَلَى بَيْعِ بَعْضٍ، وَكُونُوا عِبَادَ اللهِ إِخْوَانًا الْمُسْلِمُ أَخُو الْمُسْلِمِ، لَا يَظْلِمُهُ وَلَا يَخْذُلُهُ، وَلَا يَحْقِرُهُ التَّقْوَى هَاهُنَا))

صحیح مسلم:2564

④......عدم برداشت، اختلاف کا سبب:

اصل مسئلہ مذہبی اختلاف نہیں بلکہ اختلاف ہونے کی صورت میں عدم برداشت کا رویہ ہے، اور اختلاف کی بنیاد پر فرقہ واریت، تعصب، تنگ نظری اور منافرت ہے۔

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

حالانکہ قرآن مجید میں حق بات کی دعوت کے سلسلے میں بھی نرمی، حکمت عملی اور احسن طریقے کو اختیار کرنے کا حکم ہے۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿اُدْعُ اِلٰی سَبِیْلِ رَبِّكَ بِالْحِكْمَةِ وَ الْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ وَ جَادِلْهُمْ بِالَّتِیْ هِیَ اَحْسَنُ﴾

[النحل:125]

☆...... اگر اہل علم اجتہادی مسائل میں غور وفکر کرنے کے بعد کسی مسئلہ میں رائے دینے میں درست فیصلے کو پہنچ جائیں تو ان کے لیے دہرا اجر اور اگر وہ اجتہادی جدوجہد کے بعد بھی درستی کو نہ پاسکیں تو ایک اجر ہے۔

سیدنا عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((إِذَا حَكَمَ الحَاكِمُ فَاجْتَهَدَ ثُمَّ أَصَابَ فَلَهُ أَجْرَانِ، وَإِذَا حَكَمَ فَاجْتَهَدَ ثُمَّ أَخْطَأَ فَلَهُ أَجْرٌ))

صحیح البخاری:7352

اختلاف وانتشار کے نقصانات

①......اختلاف وانتشار سے باہمی تعلقات اور دین کا نقصان:

سیدنا ابو الدرداء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا میں تمہیں ایسی چیز کے بارے میں نہ بتاؤں جو نماز، روزہ اور صدقہ سے بھی افضل ہے، صحابہ نے عرض کیا: کیوں نہیں؟ ضرور بتائیے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((صَلَاحُ ذَاتِ البَيْنِ، فَإِنَّ فَسَادَ ذَاتِ البَيْنِ هِيَ الحَالِقَةُ))

☆......مزید لفظ ''حالقه'' کی وضاحت کرتے ہوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((هِيَ الحَالِقَةُ لَا أَقُولُ تَحْلِقُ الشَّعَرَ، وَلَكِنْ تَحْلِقُ الدِّيْنَ))

[صحیح] سنن الترمذی:2509

②......باہمی اختلاف وانتشار، عذابِ الٰہی کی شکل ہے:

اللہ تعالیٰ ہر وقت اور ہر حال میں مختلف عذاب میں مبتلا کرنے پر قادر ہے، وہ چاہے تو آگ یا پتھروں کی بارش برسا دے، یا آسمان کو ہی گرا دے، یا کوئی طوفان بھیج دے یا زمین میں دھنسا دے یا لوگوں کو مختلف گروہوں میں بانٹ دے اور وہ آپس میں ایک دوسرے کا قتل کرنے لگیں۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿قُلْ هُوَ الْقَادِرُ عَلٰی اَنْ یَّبْعَثَ عَلَیْكُمْ عَذَابًا مِّنْ فَوْقِكُمْ اَوْ مِنْ تَحْتِ اَرْجُلِكُمْ اَوْ یَلْبِسَكُمْ شِیَعًا وَّ یُذِیْقَ بَعْضَكُمْ بَاْسَ بَعْضٍ﴾ [الانعام:65]

☆......سیدنا سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جا رہے تھے کہ ہمارا گزر

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

مسجد بنی معاویہ کے پاس سے ہوا تو آپ ﷺ مسجد کے اندر تشریف لے گئے اور دو رکعت نماز ادا فرمائی، ہم نے بھی آپ کے ساتھ مل کر نماز ادا کی، پھر آپ نے اپنے رب تعالیٰ سے طویل دعا کی اور پھر فرمایا:

((سَأَلْتُ رَبِّیْ ثَلَاثًا، فَأَعْطَانِیْ ثِنْتَیْنِ وَمَنَعَنِی وَاحِدَةً، سَأَلْتُ رَبِّی: أَنْ لَا یُهْلِكَ أُمَّتِیْ بِالسَّنَةِ فَأَعْطَانِیهَا، وَسَأَلْتُهُ أَنْ لَا یُهْلِكَ أُمَّتِیْ بِالْغَرَقِ فَأَعْطَانِیهَا، وَسَأَلْتُهُ أَنْ لَا یَجْعَلَ بَأْسَهُمْ بَیْنَهُمْ فَمَنَعَنِیهَا))

صحیح مسلم: 2890

③......باہمی اختلاف سے دل سیاہ ہوجاتا ہے:

باہمی اختلاف اور بغض وعناد کا بڑا نقصان یہ ہے کہ دو مسلمانوں کے درمیان عداوت، عدم اعتماد اور ایک دوسرے سے خوف لاحق ہوجاتا ہے۔ دل سے نور چھن جاتا اور تاریکی چھا جاتی ہے، دل زنگ آلود ہوجاتے ہیں۔ جس کے متعلق قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿كَلَّا بَلْ رَانَ عَلٰی قُلُوْبِهِمْ مَا كَانُوْا یَكْسِبُوْنَ﴾ [المطففین:14]

☆......جس کے متعلق حدیث میں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((إِنَّ العَبْدَ إِذَا أَخْطَأَ خَطِیئَةً نُكِتَتْ فِی قَلْبِهِ نُكْتَةٌ سَوْدَاءُ))

[صحیح] سنن الترمذی:3334

☆......پھر گناہ پر آمادگی، جرات اور احساس معصیت بھی ختم ہوجاتا ہے۔ جس کے متعلق اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿كَانُوْا لَا یَتَنَاهَوْنَ عَنْ مُّنْكَرٍ فَعَلُوْهُ﴾ [المائدة:79]

④......اکھڑ مزاج ہونا، خیر سے محرومی:

☆......ایسے شخص میں کوئی بھلائی نہیں جس سے خیر کی امید اور بہتری کی توقع نہ کی جاتی ہو۔ جس شخص میں محبت والفت کا مادہ نہ ہو، جو دوسروں کے لیے خیر خواہی کا جذبہ نہ رکھتا ہو۔ لوگ ایسے اکھڑ مزاج شخص سے ملنا جلنا پسند نہیں کرتے۔ اس لیے حدیث میں ایسے شخص کی مذمت بیان ہوئی ہے۔

سیدنا سھل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((الْمُؤْمِنُ مَأْلَفَةٌ، وَلَا خَیْرَ فِیمَنْ لَا یَأْلَفُ وَلَا یُؤْلَفُ))

[اسنادہ حسن] مسنداحمد:22840

☆......سیدنا ابو صرمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((مَنْ ضَارَّ ضَارَّ اللَّهُ بِهِ، وَمَنْ شَاقَّ شَقَّ اللَّهُ عَلَیْهِ))

[حسن] سنن الترمذی:1940

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

اختلاف سے بچنے اور اتحاد قائم رکھنے کی دعائیں

☆......سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کثرت کے ساتھ دعا کیا کرتے تھے:

((رَبَّنَا أَصْلِحْ بَيْنَنَا ، وَاهْدِنَا سُبُلَ الْإِسْلَامِ ، وَنَجِّنَا مِنَ الظُّلُمَاتِ إِلَى النُّورِ ، وَاصْرِفْ عَنَّا الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ ، وَبَارِكْ لَنَا فِي أَسْمَاعِنَا وَأَبْصَارِنَا وَقُلُوبِنَا وَأَزْوَاجِنَا وَذُرِّيَّاتِنَا ، وَتُبْ عَلَيْنَا إِنَّكَ أَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيمُ ، وَاجْعَلْنَا شَاكِرِينَ لِنِعْمَتِكَ ، مُثْنِيْنَ بِهَا ، قَائِلِيْنَ بِهَا ، وَأَتْمِمْهَا عَلَيْنَا))

[صحيح الاسناد] صحيح الادب المفرد، ح: 630

☆......سیدنا عمر رضی اللہ عنہ ایک دعا یوں کیا کرتے تھے:

((اَللّٰهُمَّ تَوَفَّنِيْ مَعَ الْأَبْرَارِ ، وَلَا تُخَلِّفْنِيْ فِي الأَشْرَارِ ، وَأَلْحِقْنِيْ بِالْأَخْيَارِ))

[صحيح الاسناد] صحيح الادب المفرد، ح: 630

☆......ہر قسم کے اختلاف اور فتنے سے بچاؤ کی جامع دعا:

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کثرت سے یہ دعا مانگتے تھے:

اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَعُوْذُ بِكَ مِنْ جَارِ السُّوْءِ ، وَمِنْ زَوْجٍ تُشَيِّبُنِيْ قَبْلَ الْمَشِيْبِ ، وَمِنْ وَلَدٍ يَكُوْنُ عَلَيَّ رَبًّا ، وَمِنْ مَالٍ يَكُوْنُ عَلَيَّ عَذَاباً ، وَمِنْ خَلِيْلٍ مَاكِرٍ عَيْنُهُ تَرَانِيْ ، وَقَلْبُهُ يَرْعَانِيْ؛ إِنْ رَأٰى حَسَنَةً دَفَنَهَا ، وَإِذَا رَأٰى سَيِّئَةً أَذَاعَهَا

السلسلة الصحيحة، للامام الالبانی: 3137

☆......اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں عباد الرحمٰن کے اوصاف میں یہ خانگی و معاشرتی اتحاد کو قائم رکھنے کی دعا فرمائی ہے:

((رَبَّنَا هَبْ لَنَا مِنْ اَزْوَاجِنَا وَذُرِّيَّاتِنَا قُرَّةَ اَعْيُنٍ وَّاجْعَلْنَا لِلْمُتَّقِيْنَ اِمَامًا)) [الفرقان:74]

خطبہ رائٹر	خطبہ حاصل کرنے کے لیے	تاثرات اور مشورہ کے لیے
حافظ تنویر الاسلام	03424449009	حافظ شفیق الرحمٰن زاہد (مدیر)
03424449009	03014843312	03015989211
03034125519	03017138746	

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com